۵۰ رواں سالانہ عرس محبوب ملت علیہ الرحمہ عالم اسلام کو مبارک ہو

مرآت حسن بے مثال

مؤلفہ

محبوب ملت حضرت علامہ مولانا حافظ قاری ابوالظفر محب الرضا

محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی علیہ الرحمہ

ناشر

رضا اکیڈمی ممبئی ۹

بحمدہٖ تعالیٰ

یہ مختصر رسالہ ہدایت قبالہ مسلمانوں کے ایمانوں کو منور فرمانے والا اہلِ ذوق کو مست و بے خود بنانے والا اہلسنت و جماعت کی آنکھوں کے سامنے محبوبِ خدا علیہ الف الف التحیۃ والثنا کی صحیح شبیہ اقدس پیش کرنے والا

مسمّٰی باسمِ تاریخی

مرآتِ حسنِ بے مثال

۱۳۴۲ھ

تالیفِ لطیف

اَسَدُ المِلَّت وصَّافُ الحبیب جناب مولٰنا مولوی حافظ قاری ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی لکھنوی زید مجدہم فاضل حزب الاحناف ہند لاہور

بفرمائش

اراکین انجمن نوجوانان اہلسنت و جماعت رنگون برما

مقام اشاعت :- اشرفی کتب خانہ اندرون دہلی دروازہ لاہور

در مطبع صابر الیکٹرک برقی پریس ریلوے روڈ لاہور

باراول تعداد دو ہزار (۲۰۰۰) قیمت

اشاعت باردوم ۱۴۳۵ھ / ۲۰۱۴ء

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفٰے رضا قادری برکاتی نوری قدس سرہ

بموقع ۵۰ رواں سالہ عرس محبوب ملت حضرت علامہ حافظ قاری ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی علیہ الرحمہ

ناشر: رضا اکیڈمی سلسلہ اشاعت نمبر ۶۷۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ لَهُ النُّوْرُ وَمِنْهُ النُّوْرُ وَفِيْهِ النُّوْرُ وَاِلَيْهِ النُّوْرُ
يَا نُوْرُ لَكَ الْحَمْدُ سَرْمَدًا صَلِّ عَلٰى سِرَاجِكَ الْمُنِيْرِ وَاٰلِهٖ اَبَدًا
يَا نُوْرُ وَيَا نُوْرَ النُّوْرِ وَيَا نُوْرًا قَبْلَ كُلِّ نُوْرٍ وَيَا نُوْرًا بَعْدَ كُلِّ نُوْرٍ
وَيَا نُوْرًا مَّعَ كُلِّ نُوْرٍ وَيَا نُوْرًا فَوْقَ كُلِّ نُوْرٍ وَيَا نُوْرًا فِيْ كُلِّ نُوْرٍ وَيَا نُوْرًا
عَلٰى كُلِّ نُوْرٍ لَكَ النُّوْرُ وَبِكَ النُّوْرُ وَمِنْكَ النُّوْرُ وَاِلَيْكَ النُّوْرُ وَاَنْتَ النُّوْرُ
وَنُوْرُ النُّوْرِ وَنُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ صَلِّ عَلٰى نُوْرِكَ الْاَنْوَرِ وَاٰلِهِ السُّرُجِ الْغُرَرِ
وَصَحَابَتِهِ الْمَصَابِيْحِ الزُّهَرِ صَلٰوةً تَجْعَلُ لَنَا بِهَا فِيْ قُلُوْبِنَا نُوْرًا وَّفِيْ
صُدُوْرِنَا نُوْرًا وَفِيْ عُيُوْنِنَا نُوْرًا وَفِيْ قُبُوْرِنَا نُوْرًا وَفِيْ دِيْنِنَا نُوْرًا
وَفِيْ اِيْمَانِنَا نُوْرًا ۔ وَفِيْ اَرْوَاحِنَا نُوْرًا وَفِيْ اَجْسَامِنَا نُوْرًا وَفِيْ
اَجْسَادِنَا نُوْرًا اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا نُوْرُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے
دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

فرشتے خدم رسول حشم تمامِ امم غلامِ کرم
وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے

اصالت کل امامت کل سیادت کل امارت کل
حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

کلیم و نجی مسیح و صفی خلیل و رضی رسول و نبی
عتیق و وصی غنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لئے

تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین و فلک سماک و سمک میں سکہ نشاں تمہارے لئے

ظہور نہاں قیامِ جہاں رکوع مہاں سجود شہاں
نیازیں یہاں نمازیں وہاں یہ کس لئے ہاں تمہارے لئے

یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکمِ رواں تمہارے لئے

یہ فیض دیئے وہ جود کیئے کہ نام لئے زمانہ جیئے
جہاں نے لئے تمہارے دیئے یہ اکرمیاں تمہارے لئے

سحابِ کرم روانہ کئے کہ آبِ نعم زمانہ پیئے
جو رکھتے تھے ہم وہ چاک سیئے یہ ستر بداں تمہارے لئے

نہ جن و بشر کہ آٹھ پہر ملائکہ در پہ بستہ کمر،
نہ جبہہ و سر کہ قلب و جگر ہیں سجدہ کناں تمہارے لئے

نہ روح امیں نہ عرشِ بریں نہ لوح مبیں کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لئے

جناں ہیں چمن چمن ہیں سمن سمن ہیں پھبن پھبن میں دو لطف
سز ائے محسن پر ایسے منن یہ امن و اماں تمہارے لئے

خلیل و نجی مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

بفورِ صدا سماں یہ بندھا یہ سدرہ اُٹھا وہ عرش جھکا
صفوفِ سما نے سجدہ کیا ہوئی جو اذاں تمہارے لئے

فنا بدرت بقا برت زہر دو جہت بگرد سرت
ہے مرکزیت تمہاری صفت کہ دونوں کماں تمہارے لئے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لوا کے تلے ثنا میں کھلے **رضا** کی زباں تمہارے لئے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ
الْکِرَامِ وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ؕ

قاعدہ ہے اور ہر شخص اسکا مقر اور ہر عقلمند اس کو جانتا ہے کہ آدمی کو جس کام کا محال اور غیر ممکن ہونا معلوم ہو جاتا ہے اُس میں سعی اور کوشش کو بیکار سمجھ کر اُسکے خیال سے بھی درگذر کرتا ہے۔ مگر حمد و نعت کچھ ایسے پیارے اور دلچسپ کام ہیں جن کا انصرام بشری طاقت بلکہ ملکی قوت سے بھی باہر پھر بھی جسے دیکھئے وہ اپنی تحریروں اپنی تقریروں کے عنوان کو انھیں سے عزت دینے میں سعی کرتا ہے۔ لہذا ابتر کا میں بھی اس مبارک دولت سے حصہ لینا اور سرنامہ کو اس نام سے عزت دینا چاہتا ہوں خدا خدا ہے محمد مصطفےٰ ہے جل شانہٗ

وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول کے سجود کو سر نیاز موجود خاتم پر بے شمار سلام بے نہایت درود۔ وہ ایسا خدا ہے جس نے اپنے محبوب کی نبوت کا جن و بشر کیا شجر اور حجر سے اقرار کرا دیا۔ یہ ایسا محبوب ہے، جس نے اپنے خدا کی وحدانیت کا ارض و سما میں ڈنکا بجا دیا۔ وہ ایسا خدا ہے جس کے ہاتھ میں ایسے کی جان ہے ۔ یہ ایسا محبوب ہے، جس کے اختیار میں سارا جہان ہے۔ جس طرح اللہ محمد کے وصل میں فصل نہیں اسی طرح حمد و نعت میں فراق کو دخل نہیں۔ جو مسلمان حمد لکھیگا نعت نہ چھوڑے گا کعبہ جائیگا مدینہ سے منھ نہ موڑے گا۔ مسجد کی فصیلوں خطبہ کے منبروں پر وحدانیت کی شہادت ادا کرنے والے ساتھ ہی ساتھ رسالت کا بھی اقرار سناتے ہیں

اذاں کیا جہاں دیکھو ایمان والو ٭ پسِ ذکرِ حق ذکر ہے مصطفےٰ کا
کہ پہلے زباں حمد سے پاک ہو لے ٭ تو پھر نام لے وہ حبیبِ خدا کا

یہ دونوں مبارک ذکر کچھ ایسے لازم و ملزوم ہیں کہ جہاں اللہ ہے وہاں محمد رسول اللہ ہے جہاں محمد رسول اللہ ہے وہاں اللہ ہے۔ اللہ ہی اللہ ہے۔ فرش سے عرش تک دھوم ہے ذرّے ذرّے کو معلوم ہے کہ وہ خدائے برتر یہ ہمارا پیغمبر۔ نہ اِسکا کوئی ثانی نہ اُس کا کوئی ہمسر۔ محبین محبوب کے نام کو دردِ دل کا تعویذ بناتے ہیں اللہ تعالیٰ دردِ دل سے پاک ہے اُس نے اپنے محبوب کے نام سے اپنے فرشتوں کی آنکھوں حوروں کے سینوں غلمان کی پیشانیوں مسلمانوں کے دلوں عرش و کرسی بلکہ تمام مقدس مقاموں کو زینت بخشی ملائکہ کی محفل میں جائیے تو انھیں کا چرچا حوروں کی انجمنیں دیکھئے تو یہی غلغلہ پیارے محبوب کی دونوں جہان میں دوہائی پھر رہی ہے ایک خدائی ہے کہ ان کے مبارک قدموں پر گر رہی ہے ۔ زمین والے آسمان والے جہان والے انھیں کے فدائی انھیں کے شیدائی دلِ شب میں جاگ کر اللہ اللہ کرنے والے انھیں کے آرزو مند انھیں کے تمنائی حل سے حرم تک عرب سے عجم تک مختلف زبانوں پر ان کی یاد جاری شرق سے غرب تک

جنوب سے شمال تک ان کی یادگاری زبان والے تو زبان والے ہیں بے زبانوں میں اُن کی پکار ہے غرض خدا کی خدائی ہے کہ ان پر نثار ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیر دیکھا ان کا نام لیا۔ کتے کی طرح حفاظت کو ساتھ ہو لیا۔ اونٹ محنت سے عاجز آیا آن کے آستانہ پر فریاد لایا۔ پانی کی مچھلیاں انھیں کی یاد میں موجیں کر رہی ہیں ہوا کی چڑیاں انھیں کی محبت کا دم بھر رہی ہیں۔ شام کے بسیرا لینے والے انھیں کا کھاتے ہیں۔ صبح کے چہچہانے والے انھیں کا گاتے ہیں ع جس کا کھاتے ہیں اُسکا گاتے ہیں۔ یہ تو ذی روح ہیں اپنے مالک کو جانتے آقائے نعمت کو پہچانتے ہیں۔ سُتونِ حَنّانہ ایک خشک لکڑی تھی دل نہ زبان عقل نہ جان۔ حضور نے منبر نو ساختہ پر خطبہ فرمایا۔ فراق محبوب نے اُسے خون رُلایا۔ جس طرح دُودھ پیتا بچہ ماں سے چھوٹ کر پھوٹ پھوٹ کر روتا اپنی جان کھوتا ہو یہی حالت اُس چوب خشک پر طاری تھی فریاد و بکا جاری تھی یہاں تک کہ اُس دلوں کے چین جانوں کے آرام نے اُسے سینۂ مُبارک سے لگایا تسکین پائی قرار آیا۔ خدا جانے وہ تسلی بخش ادا تھی یا کوئی تسکین وہ اقرار جس نے اُس رونے والے کو دفعتہً خاموش کر دیا دلِ بیقرار میں صبر کوٹ کوٹ کر بھر دیا۔ ابتدائے اسلام میں ستمگر کافروں نے حملہ کیا۔ کوہِ صفا اپنی جگہ سے اُکھڑ کر پروانہ وار دوڑا اور حائل ہوا۔ گویا وہ بے زبان زبانِ حال سے گویا تھا اے غافلانِ خاسر اگر یہی قصدِ خاطر تو یہ سینہ حاضر زخم پر زخم کھائینگے اور محبوب کو چشم زخم سے بچائینگے۔ یہ کعبہ میں تھے اور ابوجہل خبیث ان کے قصد سے چلا ساتوں پردے زمین کے شق ہو کر ایک غار پیدا ہوا جس میں اس ناری کو جہنم نظر آیا کچھ غیبی سپاہی (فرشتے) دیکھے جو آتشی حربے لئے ہوئے اس ملعون پر حملہ کناں دوڑے کہ محبوب پر حملہ کرنے والے آ تیرے قصدِ بد کا مزہ چکھائیں دم لے کہ دم میں تجھے نیچا دکھائیں۔ اسفل السافلین پہنچائیں۔ اس محبوب کے واسطے آسمان سے رحمت برستی زمین سے امداد اُگتی ہے۔

سنگریزے باتیں کرتے ہیں پیڑ سجدے میں قدموں پر سر دھرتے ہیں۔ قربان جاؤں کیا محبوب ہے جس کی ہر ادا ہر انداز خوب ہے ؎

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدے کریں ❖ بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے

غرض حمد کی طاقت نہ نعت کی لیاقت ؎

زلافِ حمد و نعت اولیٰ ست بر خاکِ ادب خفتن ❖ سجودے بلیتواں کردن درودے بیتواں گفتن

رخ دن ہے یا مہرِ سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں ❖ شب زلف یا مشک ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں ❖ حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حق یہ کہ ہیں عبدِ الٰہ اور عالمِ امکاں کے شاہ ❖ برزخ ہیں وہ سرِّ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

بلبل نے گل اُن کو کہا قمری نے سروِ جانفزا ❖ حیرت نے جھنجلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر ❖ بے پردہ جب وہ رخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روزِ جزا ❖ دی اُن کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

کوئی ہے نازاں زہد پر یا حسنِ توبہ ہے سپر ❖ یاں ہے فقط تیری عطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ہے بلبلِ رنگیں **رضا** یا طوطیِ نغمہ سرا

حق یہ کہ واصف ہے ترا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی لَا نَعُدُّ وَلَا نُحْصٰی

اب بر سرِ مطلب آتا ہوں جو کہنا ہے کہے سُناتا ہوں۔ مبارک دین اسلام کے ظہور سے پہلے کفر کی تاریک گھٹا زمانہ پر چھائی سچے خدا کی مخلوق جھوٹے خداؤں کی خدائی تھی۔ جہالت کا زور بیدینی کا شور بات بات پر قتال فضولیات پر جدال غضب فساد قیامت عناد شب و روز جھگڑے آئے دن بکھیڑے دہ میں لڑائی ہزاروں کی صفائی

جنگ محبوب صلح میں عجب انسان جاموں میں نہ تلوار نیاموں میں دو میں اَن بَن ہو لی خاندانوں
پر بنی زبانوں سے بگڑی جانوں پہ بنی صلح پر لڑائی لڑائی سے صفائی مذہب خراب
مشرب شراب زنا سے میل قمار بائیں ہاتھ کا کھیل انا الوہیت کا جوش نفسانیت
کا خروش صراط مستقیم ویران منزلِ حق سنسان مخالف ہوا زور پر جان گنزا تلاطم شور پہ
بیڑوں سے پاس ناخدا آس نہ پاس مریضِ جاں بلب چارہ فرما اب نہ تب دنیا بھر کی
آفتیں زمانہ کو گھیر چکی تھیں زمانہ بھر کی مصیبتیں دنیا پہ دستِ شفقت پھیر چکی تھیں۔
میٹھی نیند سونے والے لنبی تانے سو رہے تھے خفتہ بختوں کے نصیب اپنی تقدیر کو رو رہے
تھے کہ دفعتہً ہوا کا رُخ پھرا زمانہ نے پہلو بدلا خزاں کا عمل اُٹھا فصل بہار کا سکہ بیٹھا
رات تک پژمردگی کا دورہ تھا صبح ہوتے عالم ہی کچھ اور تھا نوری گھٹائیں چھائیں
ٹھنڈی ہوائیں آئیں رحمت کے بادل گھرے افسردہ خاطروں کے دن پھرے کلیاں
چٹکنے لگیں گلیاں مہکنے لگیں بلبلیں چہکنے لگیں کیوں نہ ہو کہ تہامہ کے مطلع حرم کے
اُفق فاران کی چوٹیوں سے آفتاب ہاشمی نے طلوع فرمایا لَا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا
غَرْبِیَّۃٍ ناف زمین کعبہ رب العالمین سے یہ چمکتا نور دلوں کا چین جانوں کا سرور
بر بسر ظہور آیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَمَجَّدَ وَکَرَّمَ

یانبی سلام علیک	یارسول سلام علیک	یاحبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
نوح کے تم ناخدا ہو	سب کے تم حاجت روا ہو	خلق کے مشکل کشا ہو	جو کہوں اس سے سوا ہو
	یانبی سلام علیک	یارسول سلام علیک	
	یاحبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک	
بخشدو جو چیز چاہو	کیوں کہ محبوب خدا ہو	اب تو بابِ جود وا ہو	ہاں حساب سکا عطا ہو
	یانبی سلام علیک	یارسول سلام علیک	

یا حبیب سلام علیک　　صلوات اللہ علیک

بخشدو میری خطائیں　　دور ہوں غم کی گھٹائیں
بھیجدو اپنی عطائیں　　وجد میں ہم کو بھی سنائیں
یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک　　صلوات اللہ علیک

حشر میں تم بخشوانا　　جب کہیں نہ ہو ٹھکانا
اپنے دامن میں چھپانا　　ہر مصیبت سے بچانا
یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک　　صلوات اللہ علیک

جانکنی کے وقت آنا　　کلمۂ طیب سکھانا
چہرۂ انور دکھانا　　ہم کو ایماں پہ اٹھانا
یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک　　صلوات اللہ علیک

اے شفیع روزِ محشر　　ہیں سیہ عصیاں سے دفتر
غوث کا صدقہ کرم کر　　چشم و دل کر دے منور
یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک　　صلوات اللہ علیک

اے شہنشاہِ رسالت　　ہیں یہاں جو اہلسنت
تا ابد سب پر ہو رحمت　　بانیٔ محفل پہ برکت
یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک　　صلوات اللہ علیک

دیگر

آ پہنچے وہ رسول اللہ　　صلی اللہ سبحان اللہ
خیر الخلق نبی اللہ　　شاہِ ہدیٰ شیئاً للہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ　　لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ　　اٰمنّا برسولِ اللہ

دیکھتے کیا ہو اہلِ صفا　　آ پہنچے محبوب خدا

یعنی ہو چکے جلوہ نما — شاہدِ حق شاہِ بطحا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — اٰمنّا بِرسُولِ اللہِ

خلق کے رہبر آپہنچے — حق کے پیمبر آپہنچے

شافعِ محشر آپہنچے — ساقیٔ کوثر آپہنچے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — اٰمنّا بِرسُولِ اللہِ

شورش پہ ہے عشق کا شور — زور نما ہے حُسن کا زور

بولتی ہے شاخوں پہ چکور — چاند کا نقشہ ہے کچھ اور

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — اٰمنّا بِرسُولِ اللہِ

ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں — مشعلیں حق کی جلتی ہیں

حسرتیں دل کی نکلتی ہیں — خوشیاں پہلو بدلتی ہیں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — اٰمنّا بِرسُولِ اللہ

آتی ہے گردوں سے یہ صدا — کہتے ہیں سب مرغانِ ہوا

سنتے ہیں شاہِ ہر دوسرا — ملکے کہو سب بہرِ خدا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — اٰمنّا بِرسُولِ اللہِ

ساقیٔ کوثر بہرِ خدا — آج تو ایک جام پلا

اُٹھے پردہ جُدائی کا — جلوۂ زیبا ہمکو دکھا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — اٰمنّا بِرسُولِ اللہ

جسم سے جب ہو جان جُدا — ہمکو ملے فردوس میں جا

لوٹیں ہم قربت کا مزا — آپکی اے محبوبِ خدا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — اٰمنّا بِرسُولِ اللہ

جب ہنگامِ رہزن ہو — ہاتھ میں آپ کا دامن ہو
وادیٔ ایمن مدفن ہو — گلشنِ جنت مسکن ہو
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللہِ

جنت کی جب سیر کریں — ہم بھی سب ہمراہ چلیں
حوضِ کوثر پہ پہنچیں — ہاتھ سے آپ کے جام پئیں
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللہِ

ربِّ دو عالم ربِّ عباد — سب کی تو بر لاتا ہے مراد
میری اہل و عیال کو شاد — رکھیو تا یوم المیعاد
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللہِ

بخش مری ماں باپ کو بھی — اور مری احباب کو بھی
اہلِ سنن اصحاب کو بھی — اہلِ وفا ارباب کو بھی
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللہ

جو اس بزم میں شامل ہو — اُس پہ رحمت نازل ہو
جس جا پر یہ محفل ہو — برکت عزت داخل ہو
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللہ

قلب میں تو ہی حاضر ہو — عبد القادر ناظر ہو
خواجہ معینِ ناصر ہو — سر پہ سایۂ صابر ہو
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللہِ

داورِ کل اے ربِّ علا — <u>صدقہ ذاتِ محمد کا</u>
جاری رہے تا روزِ جزا — مذہب اہلسنت کا

فیضانِ اعلیٰحضرت کا

بطفیلِ فیض ناصر کا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ	لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ	لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ	اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

آنکھوں میں سرور آ گیا دیدار سے اُنکے ٭ روشن ہوئے دل جلوۂ رخسار سے اُنکے

اس نورِ الٰہی نے اپنی جھلک سے کوچے کوچے کو وادیٔ امین کوہ کوہ کو طور روشن بنایا دولھا کی سواری آئی نچھاور لینے کی باری آئی اب کیا ہے خدا دے اور بندہ لے بھکاری دستِ طلب پھیلائے دامنِ دل کی جھولیاں بنائے دوڑے منگتا دم قدم کی خیر مناتے بڑھے جود و عطا کا میلا ہے فقیروں کا ریلے پر ریلا ہے جماؤ کا زور لاؤ لاؤ کا شور جنم کے بگڑے سنبھل گئے قسمتوں کے بل نکل گئے بتوں سے خدائی پھری اسلام کی دُہائی پھری حُسن و جمال کی جاں بخش و دلستاں اداؤں نے دل ہی دل میں گھر کرنے والی نگاہیں جلے بھنے سینہ کی بسنے والیاں ٹوٹے دلوں زخمی گھائلوں کے ساتھ خدا جانے کیا احسان کر جاتی ہیں کہ انسان آزادی کی بضاعت خود مختاری کی دولت شاد شاد نگاہِ اولین کی نذر کر دیتا ہے اور خوش خوش طوق بندگی اپنے ہاتھوں پہن لیتا ہے ان جملوں کا تعلق معمولی حسینوں ظاہری جمیلوں سے تھا مجھے یہاں ذکر کرنا ہے جمال احمدی اور حُسن محمدی کا روحی فداہ علیہ صلاۃ اللہ جسے خدا نے خاص اپنے لئے بنایا اپنی محبوبی خاص سے ممتاز فرمایا اس آئینہ رو کے آئینۂ رُو کو قدرت کے ہاتھوں نے وہ ضیا بخشی جس کی تجلی کے ایک ایک نُکتے سے مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقّ کی تنویر چمک اُٹھی گلوئے پُرنور میں نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ کے ہار پڑے گورے گورے ہاتھوں میں یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ کے گجرے غرض حُسن بے صورت کی تنزلی تجلی اگر برسمِ تدلی صورت پذیر ہو تو برنگِ مثالی صورتِ جمالی محبوب ذو الجلال ہی اُس کی تصویر ہو ان خدا پسند تجلیوں نے تو فرش خاک سے لیکر عرش پاک تک دھوم مچا دی دل چمکا دئیے آنکھوں کی تقدیر جگا دی اس محبوب کے جلوہ فرماتے ہی عشق کا برقی اثر کل مخلوقات سب موجودات میں دوڑ گیا۔ جن و بشر شجر و حجر

آزادو گرفتار بلکہ درودیوار بھی اس مزہ سے خالی نہ رہا۔ یہ جس راہ سے نکلتے عشاق نقش پا پر آنکھیں ملتے جس آبادی میں آتے مکین تو مکین مکان تک خوش ہوجاتے ؎

درودیوار چو محراب کشایند آغوش ٭ کہ تو ایں جا بصد آئین ودعا آمدۂ

حضور پرنور شفیع یوم النشور نے عید اضحیٰ میں اونٹوں کو نحر فرمایا کیا کہوں کہ ان بے زبانوں نے کیا مزیدار سماں رکھا یا ذبح میں سبقت لیجانے پر جلدی کرتے تھے زندگی جاوید پر کٹے مرتے تھے ؎

ذبح ہونگے ترے ہاتھوں سے خوشی اس کی ہے ٭ آج اترائے ہوئے پھرتے ہیں مرنے والے

ہراک کی آرزو ہے پہلے مجھکو ذبح فرمائیں ٭ تماشا کر رہے ہیں مرنے والے عید قرباں میں

لکھا ہے شب معراج فرمایا گیا اَنَا وَاَنْتَ وَمَا سِوٰی ذٰلِکَ خَلَقْتُ لِاَجْلِکَ اے پیارے میں ہوں اور تو باقی میں نے سب تیرے لئے پیدا کیا ہے اَللّٰہُ جَمِیْلٌ وَّیُحِبُّ الْجَمَالَ جب ہی تو شانِ جمال کی خوش نما تجلیوں نے معب کے خزانوں کی کنجیاں محبوب کے ہاتھوں میں دیکر مختار مطلق بنادیا ع حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے۔ جب حضور نے ایسی محبوبیت خاص ومقبولیت عام کا لباس فاخر زیب بدن فرماکر اظہار رسالت فرمایا اسلام کو سچا اور باقی مذاہب کو جھوٹا بتایا اگرچہ اس مبارک مقصد کا بہت سی ناقابل برداشت تکلیفوں نے سامنا کیا مگر اُن کے بڑھے ہوئے ارادے بندھی ہوئی کمر میں کچھ بھی تزلزل نہ ہوا۔ مشرکین تکلیفیں پہنچاتے اذیتیں دیتے یہاں جو ٹھہر چکی تھی ٹھہر چکی تھی ان باتوں کو خیال میں بھی نہ لائے بشری طاقت ہرگز ان مصائب کا تحمل نہ کرسکتی جو یہاں رات دن اُٹھائے جاتے۔ اس کام میں کوئی روکنے والا اُن کو نہ روک سکتا تھا نہ روک سکا۔ ایک زبردست عزیز مقتدر کی قوت نے اس مبارک مقصد کی تکمیل واشاعت کے لئے اُنھیں کھڑا کیا تھا۔ کفار میں مشورہ ہوا کہ ان کارروائیوں کا شہادت کے ذریعہ سے انسداد کیا جائے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس ارادے سے درِ دولت عرش منزلت کی طرف چلے حاضر ہوئے تو انھیں کا کلمہ پڑھتے

انھیں گادم بھرتے نظر آئے شہید کرنے آئے تھے شہید عشق ہو کر رہ گئے اب کیا تھا اَلْحَقُّ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی کے آثار نظر آنے لگے جَاءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ کے انوار چمکنے لگے تھوڑے ہی عرصہ میں عرب روم شام مصر و عراق و دیارو امصار آفاق و اقطار سے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی دلنواز آوازیں آنے لگیں اسلامی بجلیاں عرب کے پہاڑوں سے نکل کر تمام دنیا میں چمک گئیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

از افادات حضور پر نور شیخ الاسلام والمسلمین امام اہلسنت مجدد دین و ملت مرشد برحق سیدنا اعلیحضرت مولٰنا الشاہ عبد المصطفٰے احمد رضا خاں رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ و رضی اللہ تعالٰی عنہ وارضاہ عنا

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم
نوبہارِ شریعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسرا کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

نورِ عینِ لطافت پہ الطف درود
زیب و زینِ نظافت پہ لاکھوں سلام

ماہِ لاہوتِ خلوت پہ لاکھوں درود
شاہِ ناسوتِ جلوت پہ لاکھوں سلام

کنزِ ہر بیکس و بے نوا پہ درود
حرزِ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

مطلعِ ہر سعادت پہ اسعد درود
مقطعِ ہر سیادت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بیکس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

از سرور القلوب شریف تصنیف قدوۃ العارفین زبدۃ العلماء الراسخین
حضرت مولٰنا الشاہ محمد نقی علی خاں قادری برکاتی آلِ رسول بریلوی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ والد ماجد حضور پُرنور مرشد برحق سیدنا اعلیٰحضرت عظیم البرکۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سرِ انور سرِ الٰہی۔ مخزنِ اسرارِ نامتناہی۔ درجِ گوہرِ نبوت۔ برجِ سپہرِ رفعت۔ سب سے بلند و بالا۔ ہمسر اُس کا دیکھا نہ سُنا۔ فرِ رسالت اُس سے پیدا۔ اور افسرِ شفاعت اُس پر زیبا۔ سرفرازانِ عالم اس کی سرکار میں فرقِ ارادت زمین انکسار پر رکھتے ہیں۔ اور سرشارانِ بادۂ نخوت اپنی سرکشی اور خودسری سے توبہ کرتے ہیں ؎

تاجِ خورشید ہمیشہ ہی اُسی سے پُرنور ❖ سرِ تسلیم جھکے رہتے ہیں سر اُسکے حضور
جس کے آگے سرِ سرورں خم رہیں ❖ اُس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام
جس کے زیرِ لوا آدم و من سوا ❖ اُس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ جبین نور آگیں لوحِ سیمیں یا مشرقِ خورشید ہے اور لوحِ سیمیں جبیں بیاضِ بیت ابرو یا مطلع ہلالِ عید۔ ماہ سیمیں عذار اس کی صفائی کا بندہ اور زرِ مغربی آفتاب اس کی رنگینی سے شرمندہ۔

جسکے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا ❖ اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
جس سے تاریک دل جگمگانے لگے ❖ اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
چشمۂ مہر میں موجِ نورِ جلال ❖ اُس رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ابروئے دلنشیں۔ لوحِ جبیں کے قریں۔ مطلعِ نجمِ سعادت۔ موجِ بحرِ لطافت۔ مدِ تسمیہ صباحت۔ حرمِ حریمِ ملاحت۔ بیت حمد کبریا۔ جو ہر آئینۂ مُصفا۔ سفینۂ نجاتِ نوح۔ کلید ابوابِ فتوح۔ فلک بہ خم اس محراب کعبہ کے

گردطواف کناں اور ہلالِ عید اس طاقِ حرم پر جان و دل سے قرباں - دل زاہد اس گوشۂ عافیت میں چلہ نشین - اور کماں دار فلک اس کے حضور سر بزمیں - تیر قضا اسکے اشارہ پر چلتا ہے - اور سینۂ ماہِ دو ہفتہ اس کے تیرِ محبت سے خستہ - تودۂ خاک سے قاب قوسین تک شہرت ہے - اور گاؤ زمیں سے اسد فلک تک نشانۂ تیرِ محبت -

ہر مہینہ میں بنا عکس مہِ نو اسکا ❊ زیبِ طاقِ حرم کعبہ ہے پر تو اس کا

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی ❊ اُن بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

بے بناوٹ ادا پہ ہزاروں درود ❊ بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ - مژگان دلستاں اعراب قرآں ہیں - یا رگ جانِ مشتاقاں - جوہر آئینۂ عارض تاباں - شعاع خورشید روئے درخشاں - صحرائے عرب اُس مژۂ مشکفام کی خوشبو سے رشک تاتار - اور گریبان سحر اُس تار شعاعی کے سودائے محبت میں تار تار - کماندار چرخ اس کے تیرِ محبت کا گھائل اور نیزہ باز فلک اسکے پیکانِ عشق سے بسمل -

اُن کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ ❊ ظلۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اشکباری مژگاں پہ برسے درود ❊ سلکِ درِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ - چشم نرگسیں - اور دیدۂ سرمگیں گنجینۂ نگاہِ حق ہیں - آئینۂ تجلی رب العالمین - نرگس گلزار جمال - مرآت حسنِ لایزال - بینندۂ جمالِ کبریا - ناظورۂ دیوان اصطفا - مخزن انوار و اسرار - منظور نظر اولی الابصار - قرۃ العین حور العین - چشم و چراغ اہلِ دین - نور عیون اہل نظر - روشنی چشم ابو البشر - چشم بد دور عجب آنکھ ہے ماشاء اللہ کہ چشم فلک کو باایں گردش لیل و نہار نظیر اُسکا نظر نہ آیا - اور آہوئے حرم نے چین و ختن تک ڈھونڈا کہیں مثل اسکا نہ پایا - بادام سے تشبیہ دینا اسے سراسر بے مغزی

اور آہوئے ختن کی آنکھ سے مشابہ کہنا عین خطا و نادانی۔ آہوانِ چین اگر اس دیدۂ نرگسین کے سامنے آئیں چوکڑی بھول جائیں۔ اور غزالانِ ختن اگر وہ چشمِ سرمگیں دیکھ پائیں عمر بھر اشکِ حسرت آنکھوں سے بہائیں۔ ابرِ گہربار اس کی سیرچشمی کا کاسہ لیس۔ اور کماندارِ فلک اسکے تیرِ نظر پر قربان ہونے کو لیس۔ گنہگارانِ اُمت کو اس سے چشمِ شفاعت۔ اور تہیدستانِ عالم کو چشمداشت عنایت ؎

چراغیکہ تا او نیفروخت نور ❊ ز چشمِ جہاں روشنی بود دور

سوادِ فلک گشت گلشن بدو ❊ شدہ روشنا چشم روشن بدو

آئینۂ مازاغ اس چشمِ خدابیں کا سرمۂ بصر ہے اور کریمہ ماطغیٰ اس دیدۂ سرمگیں کا کحل الجواہر

معنیٔ قَد رَاٰی مقصدِ مَاطَغیٰ ❊ نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا ❊ اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّہَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ۔ مانگ کوچۂ خلد دنیا میں دکھاتی ہے۔ اور کہکشاں فلک کو راہ بتاتی ہے۔

لَیْلَۃُ الْقَدْر میں مَطْلَعُ الْفَجْر حق ❊ مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

لخت لخت دلِ ہر جگر چاک سے ❊ شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّہَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ۔ شعرا کا زلفِ معنبر کی تعریف میں قافیہ تنگ ہے۔ اور رشدیۂ فکر کا اس کے میدانِ مدحت میں پائے خرم لنگ۔ نہ اُسے افعی پیچاں کہہ سکیں۔ نہ شبِ ہجراں سے تشبیہ دے سکیں۔ کہ یہاں ادب سے سرِ مو تجاوز خلافِ ایمان ہے۔ اور بال بھر بے باکی سراسر اندھیر اور وبالِ جان۔ بلکہ تشبیہ اُن بالوں کی شبِ قدر سے بھی بے جا ہے۔ اور تمثیل اُن زلفوں کی لیلۃ البرات سے سراسر خطا۔ سنبلِ ژولیدہ مو کو اُس طرۂ شائستہ سے کیا مناسبت۔ اور مشکِ ختن

کو اس گیسوئے عنبریں سے کیا مشابہت۔ کہ مشک خونِ ظبیات ہے۔ اور وہ لام اسم ذات سایۂ اُس زلف سیہ فام کا سینۂ ماہ میں نمایاں۔ اور دماغ عشاق خیال نکہت سے غیرت سنبل و ریحاں ۔ دماغ از تار موئے او تتارست ۔ نگہہ از باغ روئے او بہارست ۔ شہباز فکر اس جگہ دامِ حیرت میں گرفتار ہے کہ ماہتاب سنبلہ میں جا سکتا ہے۔ اور ابر آفتاب پر آسکتا ہے۔ مگر یہ طرفہ ماجرا ہے کہ دن رات یکجا ہے۔ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى ۔

کیا زلف کا قرینہ ہے روئے جناب سے ✦ لبریز دامن شب قدر آفتاب سے

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا ✦ لکۂ ابر رأفت پہ لاکھوں سلام

خلق کے داد رس سب کے فریاد رس ✦ کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ۔ روئے روشن زلف سیاہ میں نمایاں ۔ یا نور بصر مردمک چشم سے درخشاں ۔ ماہِ دو ہفتہ پر نور عارض کی تاباں شمس بازغہ اُس کے مدرسۂ تنویر میں شمسیہ خواں ۔ لعل بدخشاں کا اس کی رنگینی سے دم فنا ۔ اور گلستانِ ارم کا صرصرِ خجالت سے رنگ ہوا ۔ اُس عارضۂ پر نور کے عشق میں رنگ رخسارِ سحر فق ہے ۔ اور سینۂ ماہ شق ۔ مرأت خیال کو سکتا ۔ چراغ سحر سسکتا ۔ مطبخ گلزار سرد ۔ رنگِ شفق زرد ۔ دلِ شبنم افسردہ ۔ روئے گل پژمردہ ۔ دریا گریاں ۔ مرجان بے جاں ۔ آئینہ حیراں ۔ خورشید سرگرداں ۔ شمع چراغِ سحر ۔ عقیق خون در جگر ۔ لالہ خونین کفن ۔ قمری طوق غم بہ گردن ۔ یاقوت بیدم ۔ لعل زیر بار غم ۔ ید بیضا دست بر دل ۔ تدروِ بے تیغ بسمل ۔ بلبل کو اس گلستانِ خوبی کی یاد میں سبق بوستاں فراموش اور مرغ چمن اس گل رنگیں کے شوق میں روز و شب نالاں و مدہوش ۔ آئینۂ قلب پر اگر وہ مہر عرب عکس افگن ہو سوزِ محبت سے گلجائے اور ورق گل پر اگر وصف عارض رنگیں زیب رقم ہو پیرہن میں پھولا نہ سمائے۔

چاند سے موہنھ پہ تاباں درخشاں درود ✦ نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

جن کے آگے چراغِ قمر جھلملا

ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

وصف جسکا ہے آئینۂ حق نما ❊ اُس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

شبنمِ باغ حق یعنی رُخ کا عرق ❊ اُس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد درود ❊ غیظ قلب ضلالت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ - ریشِ مطہر گرد رخسارۂ انور ہالۂ قمر یا جدول قرآن ہے اور خط مبارک مصحف عارض پر منہیۂ لوح محفوظ یا حاشیۂ صحیفۂ ایماں خط شفاعت اُسے کہنا زیبا - اور فرمان بخشش امت سمجھنا روا - اُنمیں بال سفید اسمیں نمایاں ہیں - یا شعاع خورشید تاریکی شب میں تاباں -

خط کی گرد دہن وہ دل آرا پھبن ❊ سبزۂ نہر رحمت پہ لاکھوں سلام

ریش خوش معتدل مرہمِ ریش دل ❊ ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ - نگاہِ ماہ دو ہفتہ تابش دنداں پہ کام نہیں کرتی - اور نظر مہر تابندہ کی انکی چمک دمک پر نہیں ٹھہرتی - ماہتاب انکے خیال میں رات بھر تارے گنتا ہے - اور آفتاب سودائے محبت میں تمام دن تنکے چنتا ہے - نہ انہیں دانۂ انار سے تشبیہ دے سکیں - اور نہ تسبیح ثریا اور عقد پرویں کہہ سکیں بلکہ ؎

دنداں رشک درہیں دہن رشک درج ہے ❊ بتیس آفتاب ہیں اور ایک برج ہے

جنکے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے ❊ اُن ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

جسکی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں ❊ اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ - دہن رشک چمن اسرار الٰہی کا خزینہ - مروارید دنداں کا گنجینہ - پھول اس گلِ رعنا کی مشابہت سے شگفتہ دل - اور غنچہ اپنی نارسائی سے دل تنگ اور منفعل کہ ہزار رنگ لاتا ہے - مگر مداح دہن اُسے منہ نہیں لگاتا - تنگی دہاں زنان ناقصات العقل والدین کی صفت ہے - اور مناسب حال مرد میداں

فراخیٔ و وسعت - نور دہن رشکِ عدن تحت الثریٰ سے ثریا تک منور - اور آوازہ اس شگاف قلم صنع کا تحریر و تقریر سے باہر - جوہری فلک اس کانِ جواہر کے شوق میں مغموم - اور دہن خوب رویاں اسکے مقابل کالمعدوم - بلبل خوشنوا نثار طرز تکلم - اور گل رنگیں ادا قتیل جلوہ تبسم -

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا ✣ چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

جس کے پانی سے شاداب جان و جناں ✣ اُس دہن کی تراوت پہ لاکھوں سلام

جس سے کھاری کوئیں شیرۂ جاں بنے ✣ اُس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ - زبان چشمۂ حیواں کی موج روح افزا ہے - یا دائرہ دو ہلال لب میں ایک خورشید جلوہ فرما - یوسف مصری اسکی مدحت سے شیریں دہاں - اور طوطی سدرہ اسکی نعت میں شکر فشاں ؎

حلاوت چاشنی گیر از زبانش ✣ لبشیرینی موظف از بیانش

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں ✣ اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اُس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود ✣ اُس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

اُس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود ✣ اُسکے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

وہ دعا جس کا جوبن بہارِ قبول ✣ اُس نسیم اجابت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ - لب نوش آگیں غیرت انگبیں - اور لعل نوشیں رشک قند شیریں - ورق ورد احمر - آب روئے گوہر - جان لعل و مرجان - روح گلزار رضوان - لطافت موج طراوت - طراوت جوئبار لطافت - نام خدا ہر بات اس کی آبِ خضر سے جانفزا تر - اور ہر کلمہ اسکا معجزۂ مسیح سے افضل و برتر - آب شیریں فرات اس کی حسن و صفائی کے آگے پانی بھرتا ہے - اور شکر لبوں کا اسکے سامنے اپنی گفتار شیریں سے دل گھٹا ؎ کہ تر کا اشتیاق میں اس کے یہ حال ہے +

گویا وہ تشنہ ہے یہ آب زلال ہے۔

پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں ✣ اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ ۔ گوش حق نیوش۔ قطب فلک سے ہمدوش۔ اور یہ در یتیم اُس کانِ صباحت کا حلقہ بگوش ہے

اُس کان کی ثنا نہیں ممکن زبان سے ✣ دیکھا نہ آنکھ سے نہ سنا ہم نے کان سے

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان ✣ کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ بینی الف ابجد ازل ہے۔ یا نخل طوبیٰ کا پھل۔ جو ہر آئینہ رو۔ تیر کمانِ ابرو۔ نخل بادام جنت۔ موج بحرِ رحمت شاخ نہال مہربانی۔ نصف مصحف کی نشانی۔

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود ✣ اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ ۔ گردن انور فورۂ نور ہے۔ یا صراحی بلور۔ شانہ ایک ایک شان و شوکت میں یگانہ۔ زور و قوت میں یکتائے روزگار۔ لشکر کشی کو سر دست تیار۔ جس سے ہاتھ ملائے۔ سلطنت دارین عنایت فرمائے

محیطے چہ گویم کہ بارندہ میغ ✣ بیکدست گوہر دگر دست تیغ

بہ گوہر جہاں رابیار استہ ✣ بہ تیغ از جہاں دادِ دیں خواستہ

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں ✣ اُس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

دوش بر دوش ہے جن سے شانِ شرف ✣ ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ ۔ ہاتھ موج دریائے کرم ہے۔ اور دستگیر عاصیان امم۔ الف الطاف و اکرام۔ شاخ نہال انعام۔ مفتاح بابِ رحمت کلید ابوابِ جنت۔ ید بیضا اس گلدستۂ فردوس کا ہوا خواہ۔ اور دست اندیشہ اسکے

دامنِ ثنا سے کوتاہ ۔ پنجۂ خورشید رات دن پھرتا ہے ۔ مگر پنجۂ مبارک کا ہمسر شش جہت اور ہفت کشور میں ہاتھ نہیں آتا ۔ اور سوسن وہ زبان ہر چند شش و پنج کرتا ہے ۔ لیکن دو عالم میں ایک شئے کو بھی اس مربع نشین چار بالش یکتائی کی تشبیہ کے قابل نہیں پاتا ۔

ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا ✤ موج بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام
جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں ✤ ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستوں ✤ ساعدین رسالت پہ لاکھوں سلام
جسکے ہر خط میں ہے موج نورِ کرم ✤ اُس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام
صاحبِ رجعتِ شمس و شق القمر ✤ نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام
عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں ✤ اُسکی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام
اصلِ ہر بود و بہبود تخمِ وجود ✤ قاسمِ کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ ۔ مہ نو ناخن کی صفائی سے شرمسار ۔ اور ناخنِ تدبیر اس کی عقدہ کشائی پر نثار ۔

عیدِ مشکل کشائی کے چمکے ہلال ✤ ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام
نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں ✤ اُنگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ ۔ سینۂ مہر گنجینہ حُسن و صفا کا خزینہ ۔ لوحِ محفوظ ہے یا مرأتِ تجلی ۔ صورتِ علمِ لدنی کا آئینہ ۔ یا نسیم فردوس کی تختی ۔ خطِ سبا اُس سینۂ صاف پر کھنچا ہے ۔ یا دستِ قدرت نے دست آویزِ محبت ورقِ آفتاب پر لکھا ہے ۔

رفعِ ذکرِ جلالت پہ ارفع درود ✤ شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام
دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں ✤ غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ ۔ شکمِ مبارک تختۂ سیمیں ہے ۔

یالوحِ صندلیں - الماس کا پرچہ یا چاند کا ٹکڑا - آئینۂ مصفا اس کی صفائی سے حیران ہے
کہ پشت مبارک اس شکم صاف سے صاف عیاں ہے ؎

ہے سوا بدر سی شانِ شکم صاف اسکی ❊ چشم اختر بھی جھپک جائے وہ ہے ناف اسکی

ناف حباب دریائے لطافت کا گرداب - یا بحرِ صفا کا گوہر خوش آب - کاخ تجلی کا روزنِ سربستہ
یا حُسن و صفا کی چشم وا ؎

یا ناف پاک ننھا سا اک جام نور ❊ جس میں زلال چشمۂ آبِ بلور ہے

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا ❊ اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

روئے آئینہ علم پشتِ حضور ❊ پشتی قصر ملت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ - طبع نازک اگر باریک بینی
پر کمر چسپت باندھے - اور بال کی کھال نکالے - عقدۂ کمر مبارک نہ کھول سکے - اس سرمایہ
اقبال کو بال کہنا وبال - اور اُس باعث ایجاد کو عنقا سمجھنا محال - بلکہ شیرازۂ مجموعۂ ہستی
کہنا بجا ہے - اور رشتۂ حیات مشتاقاں لکھنا زیبا -

جو کہ عزم شفاعت پہ کھنچکر بندھی ❊ اُس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ - مہر نبوت پشتِ مقدس
پر مختوم ہے - اور نام خدا اس میں مرقوم ؎

نئے انداز کی یہ مہر ہوئی عالمگیر ❊ ایک سکہ میں کھدا نام شہنشاہ و زیر

حجرِ اسودِ کعبۂ جان و دل ❊ یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام

فتح بابِ نبوت پہ بے حد درود ❊ ختم دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ - شاخ نسرین ساق سیمیں
پر فدا - اور گل کا اس کی رنگینی دیکھ کر دم ہوا - شمع اگر اس مہرِ طلعت کو دیکھ لے روشنی

اس کی کافور ہو جائے - اور سکندر اگر اُس مرأت تجلی کا وصف سُن لے آئینہ اپنا طاقِ دل سے گرائے - سردارانِ عالم قدم مبارک آنکھوں سے لگاتے ہیں - اور ارباب بصیرت خاک پا کا کحل الجواہر بناتے ہیں - بنائے دین اسکے ثبات سے قائم و استوار - اور طاؤس طنازی یا دخرام نازنیں میں اشکبار ہے

حُسن رفتار زمانہ سے جدا اسکا ہے * چرخ پامال نشانِ کفِ پا اسکا ہے

پشت قدم رخسارۂ حور سے صاف - اور کف پا لوح بلور سے شفاف - نکہتِ جسم مشکبو سے مشام جاں معنبر - اور دماغ قدسیاں معطر - اور شمیم گیسوئے عنبریں سے صحن کعبہ رشک چمن - اور کوچہ ہائے مدینہ غیرت گلشن - رنگ صفا آئین اس تنِ سیمیں کا نور دیدۂ صفائی اور آئینہ جمالِ کبریائی - رنگ روئے خورشید روبرو اس کے زرد - اور گرم بازاری آفتاب حضور اُس کے سرد -

انبیا تہ کریں زانو اُن کے حضور * زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

ساق اصل قدم شاخ نخلِ کرم * شمع راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم * اُس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

غزل

عارضِ شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں * عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوشتر ایڑیاں

جا بجا پرتو فگن ہیں آسماں پہ ایڑیاں * دن کو ہیں خورشید شب کو ماہ و اختر ایڑیاں

نجم گردوں تو نظر آتے ہیں چھوٹے اور وہ پاؤں * عرش پر پھر کیوں نہ ہوں محسوس لاغر ایڑیاں

دب کے زیر پا نہ گنجائش سمانے کی رہی * بن گیا جلوہ کفِ پا کا اُبھر کر ایڑیاں

دو قمر دو پنجہ خور دو ستارے دس ہلال * اُن کے تلوے پنجے ناخن پائے اطہر ایڑیاں

ہائے اُس پتھر سے اس سینہ کی قسمت پھوڑیئے * بے تکلف جس کے دل میں یوں کریں گھر ایڑیاں

تاج روح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں ٭ رکھتی ہیں واللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں

ایک ٹھوکر میں احد کا زلزلہ جاتا رہا ٭ رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

چرخ پر چڑھتے ہی چاندی میں سیاہی آگئی ٭ کرچکی ہیں بدر کو ٹکسال باہر ایڑیاں

اے رضاؔ طوفانِ محشر کے تلاطم سے نہ ڈر

شاد ہو ہیں کشتیٔ امت کو لنگر ایڑیاں

یَا اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ۔ یاد قامت میں سینۂ گلشن سے آہِ سرد بلند۔ اور سروِ آزاد زنجیر محبت میں پابند۔ شمشاد کی کیا بنیاد جو اسکے سامنے سر اُٹھائے۔ اور نخل طوبیٰ میں کیا شاخ جو اس نونہال خوبی سے ہمسری کا دعویٰ کرے۔ ہزار داستانِ چمن اگر اُس قامتِ موزوں کا وصف سُن پائے ہزار شاخیں مصرعۂ شمشاد میں نکالے۔ اور قمری مسجع سخن اگر اس غیرتِ طوبیٰ کو دیکھے الف سرو کو صفحۂ خاطر سے مٹائے۔ وہ قامتِ زیبا اور قدِ رعنا نخل میوہ بہار ہے یا نہال خورشید بار۔ رونق نونہالانِ چمن۔ رایت اقبالِ گلشن۔ نونہال باغ ارم۔ الف اسم اعظم ؎

اس اک الف سے ارض بھی ہے اور سما بھی ہے ٭ دنیا کی ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی ہے۔

طائرانِ قدس جس کی ہیں قمریاں ٭ اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام

سروِ نازِ قِدم مغزِ رازِ حکم ٭ یکہ تاز فضیلت پہ لاکھوں سلام

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں ٭ اُس گلِ پاک منبت پہ لاکھوں سلام

پرتوِ اسم ذاتِ احد پر درود ٭ نسخۂ جامعیت پہ لاکھوں سلام

انتہائے دوئی ابتدائے یکی ٭ جمع تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام

مصدرِ مظہریت پہ اظہر درود ٭ مظہرِ مصدریت پہ لاکھوں سلام

اُنکے خد کی سہولت پہ بیحد درود ٭ اُنکے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام

یَا اَیُّہَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ - سایۂ بلند پایہ اُس قدِ زیبا کا عنقا رقاف نایابی ہے یا سرمۂ چشم عدم - اور ظل ہمایوں اُس سایۂ خدا کا مین نور یا نور عین نیر اعظم - ماہ منور کے قریب اندھیرا کسی نے دیکھا ہے - اور مہر انور کے پاس سایہ کب آسکتا ہے۔

فتادہ سایہ زاں خورشید رخ دور ٭ کہ باہم راست تاید ظلمت و نور

اگر جسم نورانی کے لئے سایہ فرض کیا جائے - تو نور کے سوا کیا نظر آئے - اگر وہ سایہ دیدۂ اہل بصیرت میں نہ سماتا - نور معرفت انھیں نظر نہ آتا - اور جو وہ ظل ہمایوں آئینۂ مہر ومہ میں منعکس نہ ہوتا - آسمان انھیں آنکھ کا تارا نہ بناتا - مقام اس قامتِ سراپا عظمت کا اُس سے برتر اور اعلیٰ ہے کہ ہمسر اسکا پایا جائے - اور مرتبہ اس جسمِ مبارک کا اس سے بہت بالا ہے کہ سرو اس کا چاکر افتادہ نظر آئے -

قدِ بے سایہ کے سایۂ مرحمت ٭ ظل ممدود رافت پہ لاکھوں سلام

شمع بزم دنیٰ ھو میں گم کن انا ٭ شرح متن ہویت پہ لاکھوں سلام

ربِ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود ٭ حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

کثرتِ بعد قلت پہ اکثر درود ٭ عزتِ بعد ذلت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود ٭ ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

شرق انوار قدرت پہ نوری درود ٭ فتق ازہار قربت پہ لاکھوں سلام

بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل ٭ جوہر فرد عزت پہ لاکھوں سلام

سِرِ غیب ہدایت پہ غیبی درود ٭ عطر جیب نہایت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند ٭ اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے درود ٭ یادگاریٔ امت پہ لاکھوں سلام

زرع شاداب و ہر ضرع پر شیر سے
برکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام

بھائیوں کیلئے ترکِ پستاں کریں
دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام

مہد والا کی قسمت پہ صدہا درود
برجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

اُٹھتے بوٹوں کے نشو و نما پر درود
کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام

فضلِ پیدائشی پر ہمیشہ درود
کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

اعتلائے جبلت پہ عالی درود
اعتدالِ طویت پہ لاکھوں سلام

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود
اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام

سیدھی سیدھی روش پر کروروں درود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

روزِ گرم و شبِ تیرہ و تار میں
کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام

جسکے گھیرے میں ہیں انبیاء و ملک
اس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام

اندھے شیشے جھلاجھل دمکنے لگے
جلوہ ریزیِ دعوت پہ لاکھوں سلام

لطفِ بیداریِ شب پہ بیحد درود
عالمِ خوابِ راحت پہ لاکھوں سلام

خندۂ صبحِ عشرت پہ نوری درود
گریۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

نرمیِ خوئے لینت پہ دائم درود
گرمیِ شانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

جسکے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں
اس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھوں والوں کی قوت پہ لاکھوں سلام

گرد مہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال
بدر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام

شورِ تکبیر سے تھرتھراتی زمیں　　جنبشِ جیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام

نعرہائے دلیراں سے بَن گونجتے　　غُرّشِ کوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام

وہ چقاچاق خنجر سے آتی صدا　　مصطفیٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام

اُن کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں　　شیرِ غرّانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

الغرض اُن کے ہر مو پہ لاکھوں درود　　اُنکی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

اُنکے ہر نام و نسبت پہ نامی درود　　اُنکی ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

اُنکے مولا کے اُن پر کروروں درود　　انکے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

پارہائے صحف غنچہائے قدس　　اہلبیت نبوت پہ لاکھوں سلام

آبِ تطہیر سے جس میں پودے جمے　　اُس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام

خونِ خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر　　اُنکی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

اس بتول جگر پارۂ مصطفیٰ　　حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے　　اُس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

سیّدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ　　جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

حسن مجتبیٰ سیّد الاسخیا　　راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

اوجِ مہرِ ہدیٰ موجِ بحرِ ندیٰ　　رُوحِ رُوحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

شہد خوار لعاب زبانِ نبی　　چاشنی گیرِ عصمت پہ لاکھوں سلام

اُس شہیدِ بلا شاہِ گلگوں قبا　　بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

دُرِّ درجِ نجف مہرِ برجِ شرف　　رنگِ رومی شہادت پہ لاکھوں سلام

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق　　بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

جلوگیانِ بیت الشرف پر درود　　پردگیانِ عفت پہ لاکھوں سلام

سیّما پہلی ماں کہف امن و اماں — حق گزار رفاقت پہ لاکھوں سلام

عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی — اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

منزل من قصبِ لا نصب لا صخب — ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام

بنتِ صدیق آرام جانِ نبی — اُس حریم برأت پہ لاکھوں سلام

یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ — اُن کی پر نور صورت پہ لاکھوں سلام

جن میں روح القدس بے اجازت نہ جائیں — اُس سرادق کی عصمت پہ لاکھوں سلام

شمع تابانِ کاشانۂ اجتہاد — مفتیِ چار ملت پہ لاکھوں سلام

جاں نثاران بدر و احد پہ درود — حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا — اُس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

خاص اُس سابق سیر قربِ خدا — اوحد کاملیت پہ لاکھوں سلام

سایۂ مصطفےٰ مایۂ اصطفا — عز و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اُس افضل الخلق بعد الرسل — ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

اصدق الصادقین سید المتقین — چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر — اُس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

فارق حق و باطل امام الہدیٰ — تیغ مسلول شدت پہ لاکھوں سلام

ترجمانِ نبی ہمزبانِ نبی — جان شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

زاہد مسجد احمدی پہ درود — دولتِ جیش عسرت پہ لاکھوں سلام

درِ منثور قرآں کی سلک بہی — زوج دو نور عفت پہ لاکھوں سلام

یعنی عثمان صاحب قمیص ہدیٰ — حلہ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام

مرتضےٰ شیر حق اشجع الاشجعین — ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

اصل نسل صفا وجہ وصل خدا — باب فضل ولایت پہ لاکھوں سلام

اولیں دافع اہل رفض و خروج — چاری رکن ملت پہ لاکھوں سلام

شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن — پرتو دست قدرت پہ لاکھوں سلام

ماحی رفض و تفضیل و نصب و خروج — حامی دین و سنت پہ لاکھوں سلام

مومنیں پیش فتح و پسِ فتح سب — اہل خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام

جس مسلماں نے دیکھا انہیں اک نظر — اُس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی — اُن سب اہلِ محبت پہ لاکھوں سلام

باقی ساقیانِ شرابِ طہور — زین اہلِ عبادت پہ لاکھوں سلام

اور جتنے ہیں شہزادے اُس شاہ کے — اُن سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام

اُن کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود — اُن کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام

شافعی مالک احمد امام حنیف — چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام

کاملانِ طریقت پہ کامل درود — حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام

غوث اعظم امام التقیٰ والنقیٰ — جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

قطب ابدال و ارشاد و رشد الرشاد — محیی دین و ملت پہ لاکھوں سلام

مرد خیل طریقت پہ بےحد درود — فرد اہلِ طریقت پہ لاکھوں سلام

جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیا — اُس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

شاہِ برکات و برکات پیشینیاں — نو بہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام

سید آل محمد امام الرشید — گل روضِ ریاضت پہ لاکھوں سلام

حضرت حمزہ شیر خدا و رسول — زینتِ قادریت پہ لاکھوں سلام

نام و کام و تن و جان و حال و مقال — سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام

نورِ جاں عطر مجموعہ آلِ رسول — میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام

زیبِ سجادہ سجادِ نوری نہاد — احمدِ نور طینت پہ لاکھوں سلام

بے عذابِ عتاب و حسابِ کتاب — تا ابد اہلسنت پہ لاکھوں سلام

تیرے ان دوستوں کے طفیل اے خدا — بندۂ ننگ خلقت پہ لاکھوں سلام

میرے اُستاد ماں باپ بھائی بہن — اہل و لد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں — شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب اُنکی آمد ہو اور — بھیجیں سب اُنکی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ

سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

دُعا!

اسوقت اُٹھا ہوا ہے پردا — موقع ہے رسائی دعا کا

کر عرض ادب سے سر جھکا کر — تا پایۂ عرش ہاتھ اُٹھا کر

اے پرتوِ مہر لا یزالی — بے مثل مثال بے مثالی

شمعِ حرمِ حمد الٰہی — قندیل حریم کبریائی

جس طرح ملا تو اپنے رب سے — انداز سے شوق سے ادب سے

یوں ہی ترے عاصیانِ مہجور — اک دن ہوں تری لقا سے مسرور

صدقہ میں ترے یہ آرزو ہے — دم میں رہِ آخرت کریں طے

ہو حشر کا دن خوشی کی تمہید	جس طرح سے صبح صادقِ عید
یوں سر پہ ہو مہر آتشیں خو	ڈولی میں کسیکی جیسے جگنو
دشمن پہ کڑی ہو پہلی منزل	میں سوؤں لحد میں ہو کے غافل
گذرے مرے نعت کے سخن میں	رکھی ہو یہ مثنوی کفن میں
پردہ رہے نامۂ عمل کا	کھُل جائے نہ قبر میں لفافا
اُس دم کھلے چشم آرزومند	جب دفتر حشر ہو چکے بند
جلدی کرے شوق قلب مضطر	کھل جائیں مرے براق کے پَر
اس تیزی سے آئے وہ سبک بال	پیچھے رہیں کاتبانِ اعمال
پہنچے مرا بادِ پا اِرم تک -	پہنچا دے مجھے قدم قدم تک
رہ جائیں نہ میرے دل کے ارماں	مشکل سے بھی مشکلیں ہوں آساں
شامت سے نہ پائمال ہوجائے	سبزہ جو اُگے نہال ہوجائے
یاں شوق و خلوص و التجا ہو	واں میں ہوں اور آپ ہوں خدا ہو
کافی ہے اسیقدر بیاں بس	بس اے مری نکتہ داں بس

لازم ہے ادب سی بس خموشی
جو مُہر ہو میرے خامتہ کی

آمِیْن آمین بجاہِ حَبِیْبِکَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ

سَیِّدِنَا وَحَبِیْبِنَا وَ

شَفِیْعِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

نعل اقدس نقش قدم رسول موئے مقدس (بال مبارک) علی صاحبہا الف الف التحیۃ والثناء کی

سند متصل

برادران اہل سنت کثرکم اللہ تعالیٰ وایدکم - آپ حضرات کو علم ہے کہ وہابیہ دیوبندیہ نے جہاں اللہ تعالیٰ کو جھوٹا کہا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوبندی مولویوں کا شاگرد بنایا سرکار دو عالم علیہ الف الف الصلوٰۃ والتحیۃ کے علم شریف کو ابلیس لعین کے علم سے گھٹایا رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پاک کو پاگلوں جانوروں چارپاؤں کے علم کی مثل لکھا حضور آخر الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرے نبی آنے کو جائز قرار دیا - وہاں حضور مختار کل صلی اللہ تعالیٰ علیہ الف الف التحیۃ والسلام کے آثار شریفہ مثل نعل مقدس نقش قدم رسول شریف موئے اقدس (بال مبارک شریف) کو جھوٹا اور مصنوعی قرار دیدیا - لہذا فقیر اسوقت برادران اہلسنت کے اطمینان قلب کے لئے حضور اکرم فخر آدم و بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعل مقدس و نقش قدم مبارک و موئے اقدس شریف کی سند متصل پیش کرتا ہے یہ آثار شریفہ مارہرہ مطہرہ درگاہ برکاتیہ سرکار کلاں کی مسجد میں موجود ہیں اور ان کے علاوہ اور آثار شریفہ بھی ہیں اور اعراس پر حاضرین وزائرین کو زیارت سے مشرف کیا جاتا ہے خصوصاً رجب و شوال و صفر کے مہینہ میں - برادران اہلسنت یقین رکھیں کہ معاذ اللہ وہابیہ کا قول بدتر از بول کہ یہ اشیاء مصنوعی ہیں بالکل لغو و باطل و مردود ہے اور دنیا میں اب تک ان مقدس آثار شریفہ کی سند متصل موجود ہے - فقیر سراپا تقصیر نے یہ سند متصل حضور پُر نور لامع النور سلالۂ دودمان برکاتیہ مسند نشین سجادۂ قادریہ قاسمیہ تاج العلماء قدوۃ الفضلاء

حضرت سیدی و سندی و مولائی ملاذی عالیجناب معلّی القاب مولٰنا الشاہ حافظ قاری سید اولادِ رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی زیب سجادۂ قادریہ رزاقیہ برکاتیہ مارہرویہ دامت برکاتہم القدسیہ ومتعنا بفیضانہ کی خدمت عالی میں۔ کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ پر نظر کرتے ہوئے عرض کرکے حاصل کی جو ہدیۂ ناظرین تمکین ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلاۃ والسّلام علی سیدنا محمد و اٰلہ واصحابہ اجمعین اعلم اَنَّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالےٰ علیہ وسلم اذا توضاء للخروج الی خیبر سقط شعرہ مبارک من رأسہ الشریف فاعطاہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم بلال ابن حمامۃ مؤذنہ علیہ السّلام ووھبہ بیدہ الشریفۃ ثم اذا لقلت جنود الاسلام عند حصن الخیبر وکان کل الاطراف طین فوضع القدم المبارک علی الطین وصار نقش القدم علیہ فرفعہ بلال ابن حمامۃ مؤذن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالےٰ علیہ وسلم بعد فتح الخیبر۔ ثم رجعت جنود الاسلام الی المدینۃ الطیبۃ وجلس رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مسجد المدینۃ الشریفۃ مع جمیع الصحابۃ۔ وجاء خبر موت عبد الرحمٰن الذی کان من جار رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال النبی علیہ الصلاۃ والسلام نصلی الصلاۃ علی جنازتہ فقال الاصحاب یا رسول اللّٰہ وھو رجل تارک الصلاۃ وشارب الخمر وفاعل الزنا

فمنع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لصلاۃ الجنازۃ فلما
جاءت الجنازۃ ووقع نظر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم علی الجنازۃ وینزل الملائکۃ من السماء من المشرق و
المغرب والحور العین من الجنۃ کلہم یحملون الجنازۃ - ذھب رسول
اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم بالتعجیل وترک النعلین لکثرۃ
الملائکۃ ومشی من الانامل الی قبرہ - وبعد الدفن سأل
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن اھلہ من افعالہ فقالت
یارسول اللہ ھو یستغفر اللہ فی کل اللیالی وبعدہ بیوم فقال رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صار درجتہ من الاستغفار رفرفع
النعلین المبارکین بلال ابن حمامۃ مؤذن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم ثم وصلت ھذہ النعم الثلثۃ العظمیٰ من بلال الی ابنہ عبداللہ
ثم وصلت من عبداللہ الی ابنہ عبدالجلیل ثم وصلت من عبد
الجلیل الی ابنہ نصیرالدین ثم وصلت من نصیرالدین الی ابنہ
قوام الدین ثم وصلت من قوام الدین الی ابنہ غیاث الدین ثم
وصلت من غیاث الدین الی ابنہ کمال الدین ثم وصلت من کمال الدین
الی ابنہ جلال الدین ثم وصلت من جلال الدین الی ابنہ شمس الدین ثم وصلت
من شمس الدین الی ابنہ ضیاء الدین ثم وصلت من ضیاء الدین الی
ابنہ جان اللہ ثم وصلت من جان اللہ الی ابنہ آصف الدین ثم
وصلت من آصف الدین الی ابنہ الحاج صوفی ثم وصلت من الحاج
صوفی الی ابنہ الحاج مشتاق ثم وصلت من الحاج مشتاق الی ابنہ الحاج طالب ثم وصلت من الحاج

طالب الی ابنه الحاج ساقط ثم وصلت من الحاج ساقط الی ابنه
الحاج واقف ثم وصلت من الحاج واقف الی ابنه ساقی ثم وصلت من
ساقی الی ابنه الحاج طاهر ثم وصلت من الحاج طاهر الی ابنه الحاج
جمیل ثم وصلت من الحاج جمیل الی ابنه جمال الدین الواعظ غفر الله
لهم ذنوبهم اٰمین رب العالمین بحرمة شفاعة سیدنا محمد رسول
الله شفیع المذنبین صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فهذه قرطاس
لشفاعة الخلائق - کان المرقوم فی سنة الالف والمائة والستین
من الهجرة المقدسة ثم وصلت من الحاج جمال الدین الواعظ
الی ابنه الحاج محمد جعفر ثم وصلت من الحاج محمد جعفر الی المحتاج
الی الله الفقیر السید حمزه ابن السید الشاه اٰل محمد الواسطی
الحسینی البلگرامی ثم المارهروی باذن الحبیب سیدنا محمد رسول
الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی سنة الثلث والسبعین و
المائة بعد الالف من الهجرة النبویة صلی الله تعالیٰ علی صاحبها
واٰله واصحابه وسلم -

یقول الفقیر محمد میاں القادری البرکاتی عفی عنه قد نقلت هذا السند
من خط جدے السید نور الحسین المرحوم المغفور الذی حرره فی
۲۱ جمادی الاول ١٢٩٦ھ وانا نقلت فی ۴ جمادی الاٰخر ١٣٥٣ھ
والتبرکات الثلثة المذکورة موجودة الاٰن محفوظة بحمده
تعالیٰ فی المسجد البرکاتی الواقع فی خانقاه البرکاتیه فی مارهره
فی تولیة الفقیر وبنی اعمامه المشترکة لکن النعل الشریف واحد

والوسائط من جدنا الاعلی الشاہ حمزہ الی الفقیر ھکذا وصلت النعم الثلث من الشاہ حمزہ الی ابنہ الشاہ آل احمد اچھے میاں ثم وصلت من الشاہ آل احمد اچھے میاں الی اخیہ الشاہ آل برکات ستھرے میاں ثم وصلت من الشاہ آل برکات الی ابنہ الشاہ اولاد رسول الاحمدی ثم وصلت من الشاہ اولاد رسول الاحمدی الی ابنہ الشاہ جدی محمد صادق ثم وصلت من الشاہ محمد صادق الی ابنہ والدی الشاہ ابی القاسم محمد اسمٰعیل حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہم ثم وصلت من الشاہ ابی القاسم محمد اسمٰعیل حسن الی الفقیر الحقیر اولاد رسول محمد میاں القادری البرکاتی القاسمی غفر اللہ تعالیٰ لہٗ

ختم قادریہ کبیر

جس دینی و دنیاوی بلا و آفت کے لئے پڑھا جائے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد وہ آفت دور ہو باوضو پڑھیں۔ درود غوثیہ شریف ۱۱۱ بار سبحٰن اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۱۱۱ مرتبہ سورۂ الم نشرح ۱۱۱ بار سورۂ اخلاص ۱۱۱ بار یا باقی انت الباقی ۱۱۱ بار — یا شافی انت الشافی ۱۱۱ مرتبہ یا کافی انت الکافی ۱۱۱ بار

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا ۔ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ مُّغْرَقٌ ۔ خُذْ یَدِیْ سَھِّلْ لَنَا اِشْکَالَنَا ۱۱۱ دفعہ
یَا حَبِیْبَ الْاِلٰہِ خُذْ بِیَدِیْ ۔ مَا لِعَجْزِیْ سِوَاکَ مُسْتَنَدِیْ ۱۱۱ بار

یا حضرت سلطان شیخ سید شاہ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ المدد - ۱۱۱ بار

یا صدیق یا عمر یا عثمان یا حیدر ؛ دفع شر کن خیر آور یا شبّیر یا شبّر } ۱۱۱ بار
ما ہمہ محتاج تو حاجت روا ؛ المدد یا غوث اعظم سیدا } ۱۱۱ بار
مشکلات بے عدد داریم ما ؛ المدد یا غوث اعظم پیر ما ۱۱۱ بار

یا حضرت شیخ محی الدین مشکلکشا بالخیر- ۱۱۱ دفعہ ؛ امداد کن امداد کن از رنج و غم آزاد کن عبد دردین و دنیا شاد کن یا غوث اعظم دستگیر- ۱۱۱ بار ؛ یا حضرت غوث اَغِثْنَا بِاِذْنِ اللّٰهِ- ۱۱۱ بار- خُذْ یَدِیْ یَا شَاہِ جِیْلَانْ خُذْ یَدِیْ ؛ شَیْئًا لِلّٰهِ اَنْتَ نُوْرُ اَحْمَدِیْ ۱۱۱ بار- طفیل حضرت دستگیر دشمن ہوئے زیر ۱۱۱ مرتبہ
نَسَهِّلْ یَا اِلٰهِیْ کُلَّ صَعْبٍ ؛ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ سَهِّلْ ۱۱۱ بار
سورۂ لیس شریف ایک بار- قصیدہ غوثیہ شریف ایک بار- درود غوثیہ ۱۱۱ بار پھر اپنے مقصد کے لئے دعا مانگے- درود غوثیہ شریف یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاٰلِهِ الْكِرَامِ وَابْنِهِ الْكَرِیْمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٥

بعض کلام نعتیہ غیر مطبوعہ

از حضرت سیف اللہ المسلول غلام آل رسول مقبول جناب مولٰنا الشاہ ابو الوقت محمد ہدایت رسول قادری نوری لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

صلاۃ اللہ بر جانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ؛ سلام حق بیارانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
گلِ باغ رسالت آل اقدس ... ... ؛ صحابہ تیغ بران محمد ... ...
ابو بکر و عمر عثمان و حیدر ... ... ؛ ہیں چاروں بدر تابانِ محمد ... ...
بڑے رتبہ ہیں ہیں حور و ملک سے ... ... ؛ کنیزان و غلامانِ محمد ... ...

ہلادیں طبقۂ ارض وسما کو ... ... کریں نعرہ جو شیرانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
خدا کے مرتبہ داں احمد پاک ... ... خدا ہے مرتبہ دانِ محمد ... ...
ملا کرتی ہے بھیک اس در سے سب کو ... ... خدائی پر ہے فیضانِ محمد ... ...
چھپایا مہر نے پردے میں منہ کو ... ... جو دیکھا روئے تابانِ محمد ... ...
بچانا آتشِ دوزخ سے یارب ... ... بحق چشم گریانِ محمد ... ...
کرینگے چہچہے مثلِ عنادل ... ... جناں میں نعت گویانِ محمد ... ...

ھدایت کے ہو سر پہ یا الٰہی ... ...
برو زِ حشر دامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

زلفِ شبگوں رخِ انور سے اُٹھاتا آجا جلوۂ حسن خداداد دکھاتا آجا
نقشِ عصیاں مرے دفتر سے مٹاتا آجا میرے آقا مری بگڑی کو بناتا آجا
ساغرِ بادۂ دیدار پلاتا آجا ... آتشِ ہجر کے شعلوں کو بجھاتا آجا
جانب گورِ غریباں بھی خراماں ہو کر کشتۂ ہجر کو ٹھوکر سے جلاتا آجا
شہسوارِ مدنی جانبِ نخچیرِ ضعیف اپنے اسپ پری پیکر کو اڑاتا آجا
جو ترے دین کے دشمن ہیں ھدیٰؔ کے عدو
جوہرِ تیغِ خدا ان کو دکھاتا آجا

کچھ ایسے درد سے دلدادہ تیرا نام لیتے ہیں کہ قدسی دونوں ہاتھوں سے کلیجے تھام لیتے ہیں
تمہارا ذکر ہے مرہم تمہارے دل فگاروں کا تمہاری یاد میں قلبِ حزیں آرام لیتے ہیں
جو کشتہ ہیں محبت کے جو دلدادہ ہیں الفت کے غم و رنج و مصیبت کو وہ دیکر دام لیتے ہیں
برہمن بتکدہ کو شیخ بیت اللہ کو جائے ترے کوچہ کا رستہ عاشقِ بدنام لیتے ہیں
کہاں ہیں جاں نثارانِ صنم مقتل میں آبیٹھیں وہ اپنے ہاتھ میں شمشیرِ خوں آشام لیتے ہیں

لٹاتے ہیں متاعِ جان و دل کو دونوں ہاتھوں سے
جو تیری ہاتھ سے اے مہ لقا اک جام لیتے ہیں

ترے کوچہ کی جانب جب ترے مستانے آتے ہیں
فرشتے دوڑ کر اُنکے قدم ہر گام لیتے ہیں

مرا مٹنا ھدایت اُنکے قدموں میں یہ کام آیا
جو ہوتی ہے مجھے لغزش وہ آکر تھام لیتے ہیں

در شانِ سید الاولیاء نورِ چشم محبوبِ خدا سیدنا امام حسین شہید کربلا علی جدہٖ وابیہ واخیہ وامہ وعلیہ التحیۃ والثناء !

مرصادِ چشم اصفیا مددے
یا حسین خدا نما مددے

نیروئے بازوئے حسن دستے
قوت قلب مرتضےٰ مددے

نورِ عینِ حبیب حق نگہے
راحتِ جانِ فاطمہ مددے

سینہ ام پارہ شد ز تیغ ستم
اے ذبیح رہِ خدا مددے

کردہ اعدائے من ہجوم بمن
خنجر شاہ کربلا مددے

جُند غم کرد پائمال مرا
اے سرِ عسکر خدا مددے

جاں بلب آمدم بہ فرقتِ تو
واصلِ ذاتِ کبریا مددے

گم شدہ ازمارہ طلب شاہا
ہادیٔ ما امامِ ما مددے

ایں ھدایت کہ خاک پائے تو ہست
نظرے کن بایں گدا مددے

منقبت حضرت خواجہ خواجگان سیدنا معین الدین حسن سجزی حسنی حسینی اجمیری علیہ الرحمۃ والرضوان

سیدھی درِ خدا تک سالک ہے راہِ خواجہ
اکسیر معرفت ہے طالب نگاہِ خواجہ

اجمیر میں جو آیا وہ بچ گیا غضب سے
حصن حصین حق ہے محرم پناہِ خواجہ

ابرو کڑی کمانیں تیرِ رسا نگاہیں
مصقول سیف ہندی ترچھی نگاہ خواجہ

ابدال و قطب عالم اُسکے حشم خدم ہیں
اکثر ولی حق ہیں خیل و سپاہ خواجہ

انوار سوز حق کے سینے میں وہ بھری ہیں
ارض و سما ہوں کشتہ سُن لیں جو آہ خواجہ

واللیل والضحیٰ ہے دن رات کا وظیفہ
زلف و رخ بنی ہے شام و پگاہ خواجہ

مخفی نہیں ہے چشم حق بیں سے کوئی ذرہ
لوح خدا ہے ہردم پیشِ نگاہ خواجہ

سلطان و اولیا ہیں خادم جس آستاں کے
وہ عالی بارگاہِ عالم پناہ خواجہ

بیشک جنابِ رضواں جنت کو بھول جائیں
دیکھیں اگر ہدایت وہ بارگاہ خواجہ

یارب ترے کرم سے جانِ دلِ ہدایت
ہو جلوہ گاہِ خواجہ یارب بجاہ خواجہ

پردہ اٹھا دے خواجہ جلوہ دکھا دے خواجہ
فانی و محو جلوہ مجھ کو بنا دے خواجہ

مستِ الست کر دے بیخود بنا دے خواجہ
جز یار کچھ نہ سوجھے ایسی پلا دے خواجہ

مجذوب کر دے خواجہ سالک بنا دے خواجہ
تو ہی لگا دے خواجہ تو ہی بجھا دے خواجہ

خاشاک غیریت کو جو پھونک دے سراسر
ہو قلب جس سے روشن وہ لو لگا دے خواجہ

ہو جاؤں اک تڑپ میں اس شش جہت سے باہر
عرفاں کے پر لگا کر مجھکو اڑا دے خواجہ

ہو جس میں تیرا پرتو دن رات عکس افگن
میرا دلِ مصفا ایسا بنا دے خواجہ

راضی ہو جو رضا پر صابر ہو جو بلا پر
اک نفس مطمئنہ ایسا دلا دے خواجہ

اعدائے دیں نے مجھکو گھیرا ہے ہر طرف سے
تیغِ خدا کا جوہر ان کو دکھا دے خواجہ

پاؤں تھکے ہوئے ہیں اور رات ہے اندھیری
رستہ بتا دے خواجہ آگے بڑھا دے خواجہ

جس میں ہزاروں موجیں اُٹھیں فنا بقا کی
سینے میں ایک ایسا دریا بہا دے خواجہ

جو اشقیا ہیں منکر تیری کرامتوں کے
تو مجھکو کچھ بنا کر ان کو دکھا دے خواجہ

احمد کا لاڈلا ہے اے حضرتِ مسیحا — چاہے تو دم میں لاکھوں مردے جلائے خواجہ

خواجہ کے ہاتھ میں ہے کل ہستیٔ ہدایت

چاہے بگاڑے خواجہ چاہے بنا دے خواجہ

منقبت در شان حضور پرنور سیدی و سندی حضرت مولٰنا الشاہ سید ابو الحسین احمد النوری قادری برکاتی مارہروی رضی اللہ تعالٰی عنہ

مجھے بھی کر عطا نور و ضیائے احمد نوری — خدائے احمد نوری برائے احمد نوری

ہمیشہ رہتی ہے ذاتِ جنابِ غوثِ اعظم میں — فنائے احمد نوری بقائے احمد نوری

نہیں خطرہ میں لاتا بادشاہ ہفت کشور کو — غلام احمد نوری گدائے احمد نوری

خدا کے فضل سے اب رہنمائی اہلِ عرفاں ہیں — رضائے احمد نوری بجائے احمد نوری

تو ہی انصاف کر خورشید محشر تو نے کب پائی — صفائے احمد نوری ضیائے احمد نوری

تپش سے آفتابِ حشر کی ہم کو بچائے گی — قبائے احمد نوری ردائے احمد نوری

خدا کے فضل سے انوار احمد جن میں تاباں ہیں

ہدایت مجھمیں ہے نور و ضیائے احمد نوری

از حضرت شیر بیشۂ سنت ناصر الاسلام جناب مولٰنا مولوی حافظ قاری ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخاں صاحب قادری رضوی لکھنوی مد ظلہم الاقدس

جب تجلی کیا کرے کوئی — کیوں نہ بیخود ہوا کرے کوئی

حق نے قاسم بنایا ہے تم کو — چاہے جو التجا کرے کوئی

تم کرم پر کرم ہی کرتے ہو — گو خطا پر خطا کرے کوئی

زخمِ دل کے ہنسائینگے اک روز — کیوں پھر ان کو سیا کرے کوئی
میں مریض ان کا وہ مسیحا ہیں — پھر مری کیوں دوا کرے کوئی
انکی چوکھٹ ہو اور ہو سر میرا — ایسا دن بھی خدا کرے کوئی
یاد تھا قالوا بلیٰ اقرار تم — کچھ تو بہر خدا کرے کوئی
آپ بے شبہ ذات رب سی جدا — دعویٰ مدح کیا کرے کوئی
پسِ مردن ہے وعدۂ دیدار — شوق جینے کا کیا کرے کوئی
دوزخی ہے بغیر حُبِّ حضور — عمر بھر اتقا کرے کوئی
بول بالا رہے گا آقا کا — نار غم میں جلا کرے کوئی
سُنیو اُن سے تم مدد مانگو — شرک و بدعت بکا کرے کوئی

نام جپتے رہو عبید اُن کا
گرچہ جل کر بھنا کرے کوئی

اللہ بھی طالب ہے ترا جن و بشر بھی — ہے عرش ترا خلد بھی اللہ کا گھر بھی
جس وقت گواہی کی ہوئی اُن کو ضرورت — بُت بول اُٹھے پڑھنے لگے کلمہ شجر بھی
جس وقت ہوئی بزم جہاں میں تری آمد — سجدے کو ترے جھک گیا اللہ کا گھر بھی
چہرہ ہے ترا آئینۂ حُسنِ الٰہی — دیکھے ترا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی
ہو وصف ترے چہرۂ انور کا اداکب — تلوے ہیں ترے غیرتِ خور رشکِ قمر بھی
حق نے تمہیں قادر کیا اور غیب کا عالم — بندوں کی مدد کرتے ہو رکھتے ہو خبر بھی
ہے تیرا تصور تو مسلمانوں کا ایماں — اور قلب میں نجدی کے بسا گاؤ بھی خر بھی
بجتے ہیں ترے ڈنکے فلک عرش بریں پہ — معمور ترے ذکر سے ہیں بحر بھی بر بھی
سرداروں کے سر خم ہیں در پاک پہ تیرے — ساجد تری سرکار میں ہیں دل بھی جگر بھی

ذرہ ترے کوچہ کا اگر جلوہ نما ہو — ٹل جائے گا سورج بھی مقابل سے قمر بھی

مملوک خدا کا ہے خدائی کا ہے مالک — قبضہ میں ترے ارض و سما خشک بھی تر بھی

جھولی کو مری بھر دے نواسوں کا تصدق — سگ ہوں ترا محتاج ترا دست نگر بھی

سگ ہوں میں عبید رضوی غوث و رضا کا
ہیں بھاگتے آگے سے مرے شیر ببر بھی

از مؤلف!

درود پڑھکے میں لکھوں ثنا مدینے کی — مگر ادا ہو ثنا کیا بھلا مدینے کی

تمہاری خاکِ گذر کی قسم ہے قرآں میں — تو پھر بشر کرے کیونکر ثنا مدینے کی

جمالِ عرش و بریں سے ہے بڑھکے قبرِ نبی — نہ کیوں ہو خلد سے اچھی فضا مدینے کی

مرض رہے نہ کوئی درد و دکھ رہے باقی — ملے ذرا سی جو خاک شفا مدینے کی

مریضِ عشق ہوں میری شفا دوا سے نہیں — مری دوا تو ہے آب و ہوا مدینے کی

تڑپ رہا ہوں فراقِ حبیب میں شاہا — دکھا دے جلد خدارا فضا مدینے کی

یہی دعا ہے یہی آرزو ہے صبح و شام — نصیب کر مجھے مولیٰ قضا مدینے کی

خیال آپ کا دل میں ہو جب قضا آئے — بسی نظر میں ہو پیاری فضا مدینے کی

نہیں ہے ظلمتِ مرقد سے مجھ کو اندیشہ — کہ ہوگی میری لحد میں ضیا مدینے کی

سمجھتا ہوں کہ مدینہ ہے مکہ سے افضل — جمالِ مکہ سے بڑھکر ادا مدینے کی

ملے برائے خدا اس محبِ رضوی کو
ترے حضور میں تھوڑی سی جا مدینے کی

بس اتنی تمنا ہے سرکار مدینے کے — آنکھوں میں بسیں میری انوار مدینے کے

فردوس کے سب غنچے پھل کھل کے یہ کہتے ہیں — اے کاش کہ بن جاتے ہم خار مدینے کے

زاہد کو مبارک ہوں جنت کے گل و غنچے — ہمکو تو خوش آئے ہیں یہ خار مدینے کے
وہ چہرۂ نورانی دکھلا دو خدارا اب — فرقت میں تڑپتے ہیں بیمار مدینے کے
دل کی ہی عجب حالت سمجھاؤں اسے کیونکر — نعرے یہ لگاتا ہے ہر بار مدینے کے
بلوا کے مجھے در پر سگ اپنا بنا لیجے — اتنی سی تمنا ہے سرکار مدینے کے
ہم پر بھی کرم کی ہو للہ نظر شاہا — بنجائیں ترے بندی زوّار مدینے کے
صدیق و عمر عثماں حیدر کے رہوں ظل میں — بغداد کا دولھا ہو اور چار مدینے کے
مرجاؤں اگر یاں پہ لیجائیں مجھے آکر — قُدّوسی چلے آئیں دو چار مدینے کے
محزوں ہے دل غمگیں زخمی ہے جگر میرا — مسرور کرو مجھکو دلدار مدینے کے
ہو باغ جناں اُنکی خوشبو سے تر و تازہ — تربت سے تری اُتریں جو ہار مدینے کے
گلزار جناں رضواں تجھکو ہی مبارک ہوں — ملجائیں مجھے یارب کہسار مدینے کے
اللہ نے جب تم کو محبوب بنایا ہے — مالک ہو خدائی کے مختار مدینے کے

تھوڑی سی جگہ دیجیے قدموں میں محبؔ کو بھی
سرکار ہیں بلوا کے سرکار مدینے کے

شعبان المعظم ۱۳۵۲ھ میں محب سنیت جناب سیٹھ حاجی ہاشم جمال صاحب قادری کے صاحبزادے حاجی عبد الکریم سلمہ، اور بھتیجے ایوب بن حاجی آدم حاجی جمال کی شادی خانہ آبادی کے موقعہ پر اکابر ملت و مشائخ طریقت مثلاً حضور پر نور حجۃ الاسلام شیخ الانام حضرت مولٰنا الحاج شاہ مفتی محمد حامد رضا خاں صاحب قادری زیب سجادہ رضویہ حضور پرنور لامع النور وافر المرتبت عالی منزلت گل گلزار برکاتیہ حضرت تاج العلماء مولٰنا الشاہ سید اولاد رسول محمد میاں صاحب قادری زیب سجادہ برکاتیہ قاسمیہ مارہرویہ رفیع الشان مفتی ہندوستان حضرت مولٰنا الشاہ مفتی محمد مصطفٰے رضا خاں صاحب قادری شاہزادہ اصغر حضور پُرنور اعلیحضرت

مجدد دین و ملت۔ حضرت صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولٰنا الحاج الشاہ محمد امجد علی صاحب قادری اعظمی دام ظلہم الاقدس حضرت شیر بیشۂ سنت ناصر الاسلام مولٰنا مولوی حافظ قاری ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قادری رضوی لکھنوی وغیرہم کو شرکت کی تکلیف دی گئی تھی چنانچہ ان حضرات نے رونق افروز ہو کر اپنے انفاس قدسیہ و فیوض قادریہ برکاتیہ رضویہ سے حضرات اہلسنت کاٹھیاواڑ کو مشرف فرمایا۔ فقیر نے ایک سہرا عرض کیا تھا جسکے بعض اشعار ہدیۂ ناظرین ہیں

سہرا

قلم پہلے بنا تحریر بسم اللہ کا سہرا
پھر اسکے بعد حمد حق کا اچھا سا سجا سہرا

چنوں ہیں باغ نعتِ مصطفٰے کے پھول اور کلیاں
تو پھر یا غوث کی لڑیوں میں گوندھوں خوشنما سہرا

شب معراج آقا بنکے دولھا عرش پر پہنچے
وہ عالم کو معطر کر رہا تھا آپ کا سہرا

ہزاروں رحمتیں حق کی ہوں نازل شاہِ طیبہ پر
نبیوں اور رسولوں کو نبوت کا دیا سہرا

براتی تھے فرشتے اور جناب مصطفٰے دولھا
کہ تھا تاج شفاعت سر پہ رخ پر نور کا سہرا

خدا نے احمد مرسل کے سہرے کے تصدق میں
کہ جسکے سر پہ محشر میں شفاعت کا رہا سہرا

ہو انکے آل اور اصحاب پر بھی رحمتیں نازل
سجا جن موتیوں سے خوشنما اسلام کا سہرا

مرے سہرے کو سنکر اہلسنت ہو رہے ہیں خوش
وہابی کے جگر پر لگ رہا ہے تیر سا سہرا

نجاست کے جو کیڑے ہیں انہیں چھو لو نسی کیا نسبت
خدا نے اہلسنت کو ہے فرمایا عطا سہرا

خدا و مصطفٰے کو گالیاں دیتے ہوں جو بددیں
تو چھوٹے کس طرح انکی زبانوں سے بھلا سہرا

حبیبِ حق نے فرمایا کہ خوشبو مجھکو پیاری ہے
دہابیو بتاؤ ہو گیا کیوں ناروا سہرا

بسی خوشبو ہے شاہ طیبہ کی پھولوں میں کلیوں میں
جبھی تو سنیوں کے سر پہ رہتا ہی سدا سہرا

نوٹ:۔ جن اشعار پر نمبر دیئے گئے ہیں وہ کاتب کی غلطی سے آگے پیچھے ہو گئے ہیں۔ لہٰذا پڑھنے والے حضرات ترتیب سے پڑھ لیں

رہیں گھروں کے منہ پر حشر میں بار ود کے سہرے　　جو کہتے ہیں کہ کفر و شرک ہے یہ باندھنا سہرا

شعارِ کفر و کافر میں تشبہ ہوتا ہے بیشک　　شعارِ ہندواں ہے کس طرح او بھیجیں سہرا

حضورِ اعلیٰحضرت کا یہ فیضان دیکھو گونڈل میں　　کہ بزمِ رضوی میں ہی ابنِ ہاشم کے بندھا سہرا

بندھا ایوب اور عبد الکریم قادری کے سر　　مبارک دونوں کو یا رب بجاہِ مصطفےٰ سہرا

مرا نوشہ پھلے پھولے ہمیشہ باغ ہستی میں　　خدائے پاک سے کرتا ہی جھک جھک کر دعا سہرا

خدایا نوشہ معراج کے سہرے کے صدقہ میں　　مبارک ہو مبارک ہو مرے نوشاہ کا سہرا

نہ لگ جائے نظر حسّاد کی رخسارِ جاناں پر　　نقابِ رخ بنا ہے اسلئے یہ جانفزا سہرا

خدا و مصطفےٰ کا فضل اور احسان ہے اے ہاشم　　دکھایا تم کو اس بیٹے کا پیارا دلربا سہرا

رضائے مصطفےٰ صدر الشریعہ حضرتِ حامد　　رہے ان سب کے سر پر رحمتِ اللہ کا سہرا

ہے اولادِ رسولِ ہاشمی سید محمد پر　　نیابت کا حضور اچھے میاں کی جانفزا سہرا

ہیں شیر بیشۂ سنت بھی اس جلسہ کی اک رونق　　رہے فتح و ظفر کا انکے سر پر جابجا سہرا

مرے نوشاہ تجھ پر فضلِ حق رحمت نبی کی ہو　　حمایت غوث کی تیرے لئے ہو پُر ضیا سہرا

مسلمانوں کے سر پر باندھے جائیں فضل کے سہرے　　مگر کھروں کے سر پر حشر میں ہو نار کا سہرا

مُحبِّ قادری فیضِ حضورِ اعلیٰحضرت سے
سُنائے حشر میں اللہ کے محبوب کا سہرا

بفضل خدا ہمارے کتبخانہ مقبول عام ریلوے روڈ لاہور میں ہر قسم کے قرآن مجید حمائل شریف پارہ ہائے خورد و کلاں نہایت خوشخط اور صحیح مل سکتے ہیں اور دیگر صابر الیکٹرک پریس لاہور میں لکھائی چھپائی کا کام نہایت احتیاط سے کیا جاتا ہے +

تمام آرڈر بنام میاں چنن الدین محمد شریف مالکان کتبخانہ مقبول عام لاہور آنے چاہئیں

منقبت

درشان حضور پُرنور مرشد برحق شیخ الاسلام والمسلمین سیدنا اعلیحضرت امام اہلسنّت مجدّد دین وملّت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَیُّہَا البحر الغطمطم اَیُّہَا الحبرُ العلمَ
اَنْتَ شَیْخُ الْکُلِّ فِی الْکُلِّ سَیِّدِیْ اَحْمدْ رضا

اَنْتَ مِفْضَالٌ کِرَامٌ اَنْتَ مِقْدَامٌ ھُمَامٌ
رُحْلَۃُ قَرْمٌ ھُمَامٌ سَیِّدِیْ اَحْمدْ رضا

اِنْتِسَابِیْ مِنْکَ یَکْفِیْنِیْ لِحُسْنِ الْخَاتِمَہْ
اَنْتَ لِیْ نُوْرٌ لِقَبْرِیْ سَیِّدِیْ اَحْمدْ رضا

اَنْتَ مَاوٰنَا الْفَخِیْمُ اَنْتَ مَلْجَانَا الْعَظِیْم
اَنْتَ مَوْلٰنَا الْکَرِیْمُ سَیِّدِیْ اَحْمدْ رضا

اَنْتَ کَنْزٌ لِیْ لِیَوْمِیْ اَنْتَ ذُخْرِیْ فِیْ غَدِیْ
اَنْتَ غَوْثِیْ اَنْتَ غَیْثِیْ سَیِّدِیْ اَحْمدْ رضا

بہترین اعلیٰ قسم کی نظمیں اشتہارات بلاک لکھوانے کا پتہ جمعہ ۱۲۰ احمد خوشنویس لاہور دروازہ شیرانوالہ